REGISTERED

No 890

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹ + | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۹ جون ۱۹۱۱ء | نمبر ۲۳

کتابیں جو جوان مردوں اور عورتوں کیلئے دلکش اور فایدہ مند ہیں

مس لوئیس مارٹن صاحبہ کی تصنیفات

۱-کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ انکے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہی

۱- رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲- تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳- دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۴- عزت بے مثال اردو ۳ر ۵ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۵- سورج پرکاش ۲ر ۶ر ۱۲ر رومن اُردو ۸ر +
۶- وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۲ر +
۷- چندر ریلا اُردو ۲ر ۶ر گورمکھی ۶ر +
۸- حالات جاپان اُردو ۳ر ۸ر +
۹- شریف بیبیاں اُردو ۳ر ۶ر +
۱۰- سمپر دائے اُردو ۶ر ۱۰ر +

۲- ہر ایک گھر کے واسطے امداد

۱- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ +
۲- ہدایت تیمارداراں رومن اُردو عہ

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

۳- خانگی فرائض اُردو ۴ر - رومن ۸ر +
۴- کشف الحقائق اُردو ۸ر +
۵- مسیح کی تعلیم اُردو ۴ر ۸ر رومن ۸ر ۱۲ر +

۳- سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱۰ر +
۲- اصلاح حفظانِ صحت ار +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدّن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ار +
۷- بچّوں کی پرورش ار
۸- شادی کی بابت خیالات ار +
۹- سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۴- سلسلہ اسلام اُردو

۱- خدائے اسلام ۲ر +
۲- اسلام میں مسیح ۱۰ر +
۳- ینابیع القرآن ۳ر +
۴- برنباس کی انجیل ۱۰ر +
۵- بائیبل یا قرآن ۱۰ر +

۵- سلسلہ ہنود اُردو

۱- وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۲- آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر +
۳- ردّ تناسخ ۴ر +
۴- ویدوں کی قربانیاں ۲ پائی
۵- ویدوں کی دیوتا پرستی ۲ پائی
۶- ویدوں کی ازلیّت ۶ پائی
۷- ہندوؤں کے تیوہار ۶ پائی

گیت کی کتابیں

زبور اور گیت
خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو

۱- گیتیں معہ راگ- جلد کپڑا ۱-۴ہ +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای- ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری
سی- ایل- ایس بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۹ جون سنہ ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

فصل کی بابت جو رپوٹیں آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حالت اچھی ہے۔ اور آئندہ کو زیادہ اُمید پائی جاتی ہے لیکن باوجود اسکے کہیں کہیں سستی نہیں۔

شملہ کے قلیوں پر جب سے کہ میونسپلٹی نے ٹیکس لگا دیا ہے۔ وہ تب سے از حد ناراض ہیں اور اکثروں نے شملہ آنا جانا چھوڑ دیا ہے۔ اور اس سبب سے صاحب لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن اب کچھ تھوڑا بہت کام جاپانی لوگوں سے نکل آتا ہے۔

میکسیکو سے خبر آئی ہے کہ جوا ریز میں بہت سخت لڑائی ہوئی جس میں قریب ۱۰۰ لوگ مارے گئے۔ اور باغیوں نے جوا ریز کو اپنے قبضے میں کر لیا ہے

برازیل میں ایک نئے پودے سے رسی بنائی جانے لگی ہے۔ جو معمولی سن وغیرہ کی رسیوں سے دس گنا زیادہ مضبوط ہے۔ یہ پودہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے۔

لنڈن کنٹری کونسل نے ذیل کے وظیفے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے منظور کئے ہیں۔ ۱۲۰ وظیفے واسطے ننھے لڑکوں اور لڑکیوں کے ۸ واسطے اندھوں کے اور ۲ بہروں کے لئے۔

ہوائی جہازوں سے دو موتیں اور ہوئیں ہیں۔ ایک جرمن ایم۔ بوکن سو کا جہاز کسی عمارت میں ٹکرا گیا تھا اور لفٹننٹ کیلی جو کہ ٹیکساس میں جہاز اڑا رہے تھے گر پڑے اور اُن کا سر پھٹ گیا۔

ملک اٹلی میں دس ہزار والنٹیروں نے ٹرکی کے خلاف البینیا کی مدد کے واسطے بیڑا اُٹھایا ہوا ہے۔

پارلیمنٹ کے ممبروں اور مسٹر بلفیور اور مسٹر اسکوتیہ کے روبرو ہوائی جہاز ہنڈن میں اوڑائے گئے۔ مسٹر بلفیور نے بھی سواری کی۔

بنگلور میں ۳ جون کو ایک نیا نرس ہوم کھولا گیا ہے۔ جو کہ سکاٹش کانسٹی ٹیوشن کی نگرانی میں ہوگا اور جس میں ممبر وہی ہونگے جو بالکل غریب نہ چھوٹینگے۔

شملہ میں ۱۲ مئی کو نئے رومن کیتھلک آرچ بشپ کے انسٹالیمنٹ کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا تھا۔

ہالینڈ کی گورنمنٹ نے انتظام کیا ہے کہ اپنی رعایا میں سے جو لوگ ستر برس کی عمر تک پہونچے گے اُن کو گورنمنٹ سے پنشن ملیگی۔ جو لوگ ۲۰۰ پونڈ سالیانہ سے کم پاتے ہیں ان کو بیماری وغیرہ میں گورنمنٹ سے پرورش ہوگی۔ لیکن سب نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والوں کو ہر ہفتے ۱۰ آنے تک گورنمنٹ میں بطور بیمہ ہفتہ وار مجبوراً داخل کرنا ہوگا۔

برما آئیل کمپنی کا ارادہ ہے کہ بلوچستان میں جہاں کسی ایک جگہ مٹی کا تیل نکلنے کا موقعہ ہے وہاں اپنا کام جاری کرے۔ چنانچہ اُن کے ایجنٹ نے سالہائے گذشتہ میں بلوچستان میں اکثر جگہ سرقعوں کی آزمائش کری ایک یا دو جگہ پر امسال تیل نکالا جاویگا۔

نیویارک میں جو ۲۰ اپریل کو ایک نیلام میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ کو ایک بائیبل بکی اس کا نام گٹن بیری بائیبل ہے اور چودہ برس گزرے جب یہی بائیبل ۶۰ ہزار روپیہ کو بکی تھی۔ اتنی قیمت کو کبھی کوئی کتاب نہیں بکی۔

شملہ سے آگے۔ گورنمنٹ کی عملداری سے باہر آجکل سی۔ پی۔ فیر (میلہ) ہو رہا ہے۔ اس میلے میں اس علاقے کے لوگ عورتوں کو کھلا کھلی بیچتے ہیں۔ اور اکثر شملہ کے لوگ ایک یا دو روز کے لئے وہاں جایا کرتے ہیں۔ اسکی وجہ سے کچھ بہاں وغیرہ ہو گئی نہیں۔

میکسیکو کی لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ کو باغیوں سے صلح مانگنی پڑی پریزیڈنٹ ڈیاز اور وائس پریزیڈنٹ کو استعفا دینا پڑا۔

امریکہ کے پریزیڈنٹ ٹافٹ کا ارادہ ہے۔ کہ General Arbitration Treaty یعنے دنیا کی صلح کا مسئلہ نہ صرف انگلستان کے ساتھ طے ہو دے بلکہ فرانس کے ساتھ بھی ہو۔ اور آہستہ آہستہ دیگر قومیں بھی اس میں شریک ہوں۔

تار کی بہار

لنڈن ۱۴ مئی وزیر اعظم اور وزیر جنگ مملکت فرانس آج صبح ایک ہوائی جہاز کے گر جانے سے سخت مجروح ہوئے۔ یہ اراکین سلطنت آریدوز کے مشہور دوڑ موسومہ پیرس میڈرڈ ریس دیکھنے جمع ہوئے تھے دبعہ کی خبر۔ اہم بروٹو وزیر جنگ زخموں کی تکلیف سے آج انتقال فرما گئے۔

شاہ جارج اور بہت سے والیان سلطنتوں نے تار بھیجکر اس ہوائی جہاز کے غمناک واقعہ پر گورنمنٹ فرانس سے اپنی ہمدردی ظاہر کی ہے۔

فرانسیسی افواج متواتر سرحد الجیریا اور مغربی مراکو پر حلے کئے جا رہی ہیں۔ ایک سرکاری تار میں ۱۵ ماہ حال کی جنگ کی تفصیل اور حالات بیان کئے گئے ہیں۔ فرانسیسیوں کا ایک کپتان اور ۲ آدمی زخمی ہوئے۔ اور ایک لفٹننٹ اور ۱۲ اشخاص زخمی ہوئے۔

مہاراجہ صاحب پٹیالہ ٹھاکر صاحب گونڈل اور ہندوستانی کرکٹ کھیلنے والے کل شام کو لنڈن پہونچے۔

ایک سرکاری رپورٹ کے بموجب جذام کے علاج جو طریقہ لسٹن سے برٹش گیانا میں ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۰ء سے اس وقت تک ۲۴ مریض صحتیاب ہوئے ہیں۔ مارچ تک ۵۰ واقعات ہوئے۔ جن میں جذام کے کیڑے بالکل دفع ہو گئے تھے۔ امید کی جاتی ہے کہ ان میں سے ۷۵ فیصدی ۳ ماہ میں آرام ہو جاوینگے۔

ٹرانسوال میں ایشیائی دقت عارضی طور پر رفع ہو گئی ہے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

مسٹر یوحنا خاں نے لودیانہ کی پریسبیٹیرین کلیسیا کی پاسبانی منظور کر لی ہے اور وہ کچھ عرصہ کے بعد جبکہ سہارنپور سیمنری کا کام چھٹیوں کے لئے بند ہو جاویگا وہاں سے سبکدوش ہو جاوینگے تو وہ لودیانہ تشریف لے آوینگے۔

مسٹر موصوف نے ۵ سال تک اس سیمنری میں استاد کا کام کیا ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرس نے ان کی نیک خدمات کے متعلق سیمنری کے ریکارڈ میں ان کی تعریف لکھی ہے۔

انبالہ کے پادری آر تھکمپل صاحب ڈی ڈی امریکہ تشریف لے گئے ہیں پچاس سال سے زیادہ ہندوستان میں مشنری کام کرتے رہے وہ پرانے مشنریوں میں سے ایک تھے۔

نیویارک کے پریسبیٹیرین بورڈ آف فارین مشنز کو حال میں ۶۹۰۰۰۰ روپئے ملے ہیں۔ اس رقم کی ایک تہائی ۲۳۰۰۰۰ روپئے سے مشن کے مدرسوں اور شفاخانوں کی عمارتیں مرمت ہونگی۔ اور جہاں ضرورت ہوگی عمارتیں بھی بنوائی جاوینگی۔ اور یہ صرف ہندوستان چین جاپان سیام۔ کوریا۔ فلپائن۔ افریقہ اور سیریا کی مختلف مشنوں میں خرچ ہونگے۔

شاہ جارج نے حکم دیا ہے کہ گلڈ ہال مارو کے احاطہ میں اسٹینڈ بنائی جاوے۔ جہاں سے غریب لڑکے اور بڈھے جو اس وقت خیرات خانوں میں ہیں۔ جلوس تاجپوشی دیکھ سکیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

قوموں کی بیداری

نمبر ۲

گذشتہ نمبر میں ہم نے دکھلایا تھا کہ ہندوستان کی قوموں میں ابتری اور زوال نمودار ہو رہا تھا اور صدیوں سے حالت تنزلی پر تھی۔ اور ہر بات کے لحاظ سے حالت گری ہوئی تھی پر اگر کسی قدر کچھ افاقہ کرنے والے مثلاً سر سید احمد ساکن علیگڈھ دیانند سوامی اور کیشب چندر سین اور دیگر نامی و گرامی اشخاص وقتاً فوقتاً ظاہر ہو کر ریفارمیشن کا کام نہ کرتے تو رہی سہی باتیں بھی معدوم ہو جاتیں۔ پر ایسے لوگوں نے تاریکی اور ظلالت کے زمانے میں ہو کر بہت سی مذہبی باتوں کی بیخ کنی کی اور تعلیم اور تلقین کے وسیلے سے جہالت کو دور کرنے کی کوشش کی۔ اور زیادہ تر علمی اور عقلی روشنی نے جس کو اس ملک کے لوگوں نے حاصل کر کے ڈگریاں بھی پائی ہیں اس کام میں بہت سا حصہ لیا اور علم نے لوگوں کے بوسیدہ دماغوں کو فورا آراستہ کیا اور حسن و قبح دکھلائے اور ساتھ ہی سرکار انگلشیہ نے جو نہ صرف ملکی انتظام ہی کے وسیلے سے سلطنت کرتی ہے۔ بلکہ اپنی رعیت کی بہتری اور بہبودی کا بڑا خیال رکھتی ہے زر کثیر خرچ کر کے ملک کو علم سے فیضیاب کیا جس سے جہالت کی وجہ سے گری ہوئی حالت روبہ ترقی ہونے لگی اور بُرے اور بیرحمی کے دستور بھی حکماً بند کر دیئے اور لوگوں کی مذہبی آزادگی بھی بخوبی حاصل رہی اسوجہ سے ہر ایک قوم کو موقعہ و فرصت ملی کہ اپنی حالت کو سوچے اور اپنی



خرابیوں اور تنزل کے سببوں پر غور و فکر کر کے اُن کے
دور کرنے پر مائل ہو۔ خاص کر مشن کے چلانے والے
خادمان دین نے لاکھوں کروڑوں کے خرچ سے نہ صرف
دنیاوی تعلیم دی۔ بلکہ دینی فیض پہونچانے کی از حد کوشش
کی جس کی وجہ سے لوگوں کو کچھ مذہب کا خیال ہوا۔ اور
دینی مباحثے اور مناظرے ہونے لگے اور جگہ جگہ مجلسیں
اور سبھائیں اور سماجیں اور انجمنیں بننے لگیں اور دینی
اور تمدنی اور اخلاقی ترقی کی طرف ذرا لوگوں کو خیال پیدا ہوا
اور ہر جگہ قسم قسم کی جماعتیں فراہم ہونے لگیں۔ چنانچہ
اب ہر جگہ ایسی مجلسیں بکثرت موجود ہیں۔ اور ہر ایک قوم
اپنی اپنی بہتری کرنے کے خیال سے پر جوش ہو کر قسم
قسم کی تجاویز پیش کرتی اور دن بدن کچھ نہ کچھ ترقی
کرنے پر آمادہ ہو گئی ہیں۔ اور بعض تعلیم یافتہ اصحاب جو
اب ہر قوم میں پائے جاتے ہیں۔ اس امر کی کوشش
میں ہیں کہ اپنی قوم کا کچھ نہ کچھ سدھار کریں۔ اور یہ
ہر ایک قوم کے لئے مفید ہے۔

ہمعصر آریہ پتر کے مطبوعہ ۵ مئی ۱۹۱۱ء میں جو آریہ
پرتی ندہی سبھا لاہور کا ہفتہ وار انگریزی اخبار ہے۔
ایک لیڈنگ آرٹیکل شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان "چین
میں عیسائی مذہب کا پھیلاؤ" ہے۔ اس مضمون میں
ملک چین کے کام کی رپورٹ پر جس کے متعلق "چینی چینی
تحریک" کے عنوان سے ایک رسالہ چھپا تھا اپنی رائے
مندرجہ ذیل الفاظ میں دی ہے کہ "یہ کتابیں ہم کو بہت
کچھ واقفیت دیتی ہیں۔ جو ہمارے لئے بالکل نئی ہے
وہ ہم کو دین کے پھیلانے کے نئے طریقے بتلاتی ہیں
اور تکلیفات پر غالب آنے کے نئے نئے اور قسم قسم
کے عمدہ وسیلے بتلاتی ہیں۔ جنکے وسیلے سے وہ اشخاص
جو روشنی کی مشعل کو لئے ہوتے ہیں کام میں لا کر
کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور علاوہ ازیں یہ کتابیں
ہمارے دلوں پر ایک بڑا اثر کرتی ہیں۔ کیونکہ وہ انسان کے
فائدے کے لئے روحانی مطلب کو مدنظر رکھتی ہیں۔ یہ
کتابیں مایوس اور نا امید آدمی کو امید سے بھرتی ہیں
اور امید دلاتی ہیں کہ انسان کا آخری انجام نیکی کی
راہوں کے وسیلے سے عمدہ ہو سکتا ہے"۔

مندرجہ بالا رائے ہمعصر کی عین صفائی اور انصاف
پر مبنی ہے جو اُس نے صاف دلی سے دی ہے۔ اگر
تعصب اور ضد کو چھوڑ کر اسی طرح حق کا اظہار کیا جاوے
تو ایک نہ ایک دن ضرور حق کی جانب انسان راغب
ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر تعصب اور ضد کی عینک پہن کر
انسان ہٹ کو کام میں لاتا چلا جاوے تو قیامت تک
راستی کا پیرو ہو نہیں سکتا۔ بعض لوگ مشن کی
رپورٹوں کو بے فائدہ سمجھتے ہیں۔ بیان مندرجہ بالا ظاہر
کرتا ہے کہ یہ رپورٹیں بہت مفید ہیں۔ اور کئی قسم کے فائدے
ان سے پہونچتے ہیں۔

بت پرستی اور قبر پرستی کا رواج ہمارے ملک میں اب زیادہ
بڑھتا جاتا ہے۔ امید تو یہ کی جاتی تھی کہ علمی روشنی اور مذہب کے
زیادہ چرچے ہونیکی وجہ سے ایسی بری باتیں موقوف ہو جاوینگی
مگر عجیب قسم کا زمانہ آ جاتا ہے کہ اور بھی زیادہ گھنونی اور
نفرتی قسم کی قبر پرستی کا رواج جگہ بجگہ ہوتا جاتا ہے جہاں
دیکھو کوئی نہ کوئی قبر نکل آتی ہے اور جاہل لوگ فوراً اسکو
بنا سنوار کے اس کو پوجنے لگ جاتے ہیں چنانچہ لودیانہ
میں ایسی ہی ایک قبر ان دنوں نکل آئی ہے جسکی پوجا
اب شروع ہو گئی ہے۔ آریہ صاحبان اور مسلمان صاحبان
بھی قبر پرستی کے برخلاف نصیحت کرنا پسند کرتے ہیں۔
اور اخباروں اور رسالوں اور ہینڈبلز کے ذریعہ سے
اس کی بیخ کنی کی کوشش کرتے ہیں۔ انجمن احمدیہ
لودیانہ نے بھی ایک چار صفحوں کا ہینڈبل بار ہنمارہ کی
قبر کے میلے پر شائع کر کے تقسیم کیا۔ جس میں قبر پرستی
کی تردید کی گئی مگر ہم کو اس کی نسبت یہ عرض کرنا ضروری
معلوم ہوتا ہے کہ جس حال میں مسلمانوں کی دینی تعلیم
میں قبر پر درود پڑھنا اور حجر الاسود کو بوسہ دینا وغیرہ وغیرہ
روا رکھا گیا ہے تو پھر وہ کیونکر قبر پر جانے سے لوگوں کو
باز رکھ سکتے ہیں؟ مکہ کا حج اس کی دلیل ہے۔ اس
ہینڈبل میں حضرت عمر کے خیال پتھر کے پاس جانے کی
نسبت اس طرح سے ظاہر کئے گئے ہیں کہ "ایسا ہی
ایک مرتبہ حج کے موقعہ پر آپ نے حجر اسود کو مخاطب
کر کے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں بچشم خود
تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو خدا کی قسم تجھے یہاں
سے اکھڑوا کر پھینک دیتا"۔ جب کہ اس قسم کی باتیں مسلمانوں
کے یہاں روا رکھی گئی ہیں تو پھر اب وہ کیونکر اس کی
مخالفت کر سکتے ہیں اور کس دلیل سے وہ قبر اور پتھر کے
پاس جانے کے مانع ہو سکتے ہیں؟ اور یہی وجہ ہے کہ
مسلمان لوگ قبر پرستی کی طرف جلد رجوع ہو جاتے ہیں۔
اگر اسکی قطعی ممانعت ہوتی تو ایسے گناہ میں گرفتار ہونے
کا موقعہ نہ ملتا۔ پر اسکے جائز ٹھہرائے جانے سے مسلمانوں کو
ایسے کاموں کی طرف لگ جانے کیلئے عذر مل گیا۔
جس میں حضرت عمر بھی عاجز رہ گئے ورنہ وہ پتھر اور اسکی
ضرور صفائی کر دیتے جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں۔

ریویو۔ سماجک سنشودھن Social Reform
کے نام سے کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا یونائیٹڈ پراونسز
برانچ کی طرف سے ایک کتاب ہندی میں فی الحال شائع ہوئی
ہے جو ڈاکٹر جان مرڈک صاحب کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب
نہایت ہی مفید ہے کیونکہ اس میں تمام قسم کی سوشل برائیوں کا
ذکر اور انکے دور کرنیکی تجاویز درج ہیں چاہئے کہ یہ کتاب لڑکوں
اور لڑکیوں کے تمام مدارس میں رواج پاوے اور گورنمنٹ بھی
اسکو ٹیکسٹ بک قرار دیوے پر نہایت مناسب ہو کہ تمام سبھی
مدارس میں یہ کتاب پڑھائی جاوے کیونکہ مضامین سے

دینی سوال وجواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کے برعکس اسلام نے قریش کو مغلوب اور زیر کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ بلکہ اسلام کی از حد کوشش متواتر جنگ وجدل قایم رکھنے سے اُن کی سرکوبی اور بربادی منظور تھی۔ قریش لوگوں کے لئے اسلام کو قبول کرنے کے سوائے اور کوئی صورت بہتری اور بہبودی کی نہ تھی۔ اور جن جن لوگوں نے اسلام قبول کر لیا وہ بچ گئے۔ ورنہ دوسرے بے رحمی سے قتل کئے گئے نہ معلوم کیا اور کس قسم کی رضامندی اور خوشی ان کے لئے اسلام نے روا رکھی تھی۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔

قولہ۔ بات اصل میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہلے پیش دستی کی تھی نہ اب۔

اقول۔ ایسا کہہ دینا تو بہت آسان ہے۔ پر یہ صرف واقعات پر پردہ ڈالنا ہے۔ جبکہ مرسیگا واقعات صاف ظاہر کر رہے ہیں کہ قریش کے برخلاف ہر قسم کی سختی اور مخالفت روا رکھی گئی اور طریق معافی صرف قبول اسلام تھا۔ تو پھر وہ واقعات کون سے ہیں جنکی بنا پر یہ بے بنیاد بات دعوے سے کی جاتی ہے۔ کہ قریش کو خوش و رضامند کیا گیا۔

قولہ۔ غور کا مقام ہے کہ جب آپ نے طاقت ور ہو کر دشمن کی کمزوری سے فایدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ مصالحت کی کوشش کی تو یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ کمزور ہو کر وہ زبردستوں پر سبقت کرتے؟

اقول۔ کمزور کب ہوئے؟ زور اور طاقت تو بڑھتی گئی وہ کمزوری ہو ابتدا ایام میں کہی جاتی ہے شروع حالت ہیں۔ پنے زور پر تھی جس زور میں تدریج اضافہ ہوتا رہا اور آخر کار قومیں اس سے مغلوب ہو گئیں۔ سبقت لیجانا تو اسلام کی اشاعت کا خاص سبب تھا۔ اور اس کی نتیجہ تلوار تھی نہ کہ کوئی اور چیز۔ تلوار عرب میں چلی اور خوب چلی۔ اور اس کا انجام اسلام کی فتح ہوا۔ زور آوری اور کمزوری کا مسئلہ تو اسلام کے سامنے پہلے ہی سے حل ہو گیا تھا جبکہ اسلام کے ہاتھ میں تلوار آئی تو وہ ہر گز نہ جھجکی۔ اور اس کے وار نے مخالفت اور مقابلے کا تمام رستہ صاف کر دیا اور پھر چار طرف فتح ہی فتح نظر آئی۔

قولہ سچی بات یہ ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش سے محبت تھی اور وہ کسی وقت ان کی تباہی پسند نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ یہی چاہتے تھے۔ کہ وہ کسی طرح سے صلح وصفائی سے رہیں اور اپنے حقیقی خیر خواہ کو دکھ دے کر مورد غضب الٰہی نہ بنیں

اقول۔ اگر یہی بات ہوتی تو ان کے برخلاف اتنی لڑائیاں اور خونریزیاں نہ ہوتیں اور اتنا کشت وخون ان کے لوگوں کا نہ ہوتا۔ آنحضرت کی خیر خواہی کے قریش قایل نہ تھے۔ اسی لئے وہ مورد غضب الٰہی ہوئے۔ بقول خود آنحضرت اور یہی تو وجہ تھی جس کے لئے آنحضرت نے ان کو سزا دینا ہی مناسب سمجھا۔ پھر محبت کہاں رہی؟ اور صلح کیونکر ہو۔ نہ قریش نے آنحضرت کو اپنا خیر خواہ سمجھا اور نہ اُن کی کسی مہربانی کے وہ حق دار ٹھہرے اسلئے وہ تباہ ہی کئے گئے۔

قولہ۔ اگر قریش مسلمانوں کو نابود کرنے کے لئے تلوار نیام سے نہ نکالتے تو آپ کبھی ان سے نہ لڑتے۔

باقی دارد

اقتباس

مذہبی خوشی

ایک معزز کسان نے جس کی عمر ۸۰ برس کی ہو گئی تھی اپنے ایک رشتہ دار سے جو اس کے پاس آیا ہوا تھا کہا کہ میں اپنے اس قطعے زمین پر آدھی صدی سے زیادہ رہا ہوں اور میرے دل میں اپنے اس اراضی کے قطعہ کو بیچنے کی کوئی تمنا نہیں ہے۔ بلکہ مرتے دم تک میں اس کو اپنے قبضے میں رکھنا چاہتا ہوں۔ میں آرام سے قناعت کے ساتھ اس کی آمدنی سے زندگی بسر کر رہا ہوں اور زیادہ دولتمند ہونے کی خواہش مجھ کو نہیں ہے۔ اور میں نے اپنے باپ دادوں کے طریقے کے مطابق ایمانداری اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کی ہے اور ہمیشہ عبادت الٰہی کے لئے ہر اتوار گرجے میں جاتا رہا ہوں۔ اور کلام پر میرا دل لگا رہتا ہے۔ میں ایک دن بھی بیماری کے بستر پر نہیں لیٹا۔ خدا کی برکتیں مجھ پر بکثرت سے نازل ہوتی رہتی ہیں اور میں نے اپنا مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ زیادہ برکتوں سے فیضیاب ہونے کے لئے میں زیادہ اور زیادہ دین کے معاملات میں دلچسپی لیتا جاؤنگا۔ مُکاکڑ ہیول۔

۱۰-۱۹۰۹ء میں ۲۳۴۵ لمیٹڈ کمپنیاں ہندوستان میں تھیں۔ اور انکا سرمایہ ۸۴ کروڑ ۶۰ لاکھ ۹۵ ہزار ۴۵۹ بتایا گیا تھا جس میں سے ۴۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ۱۲ ہزار ۳۶۶ روپیہ کمپنیوں کو وصول ہو چکا تھا۔ سال ماسبق میں کمپنیوں کی تعداد ۲۰۵۳ تھی۔

مراسلات

کیا وید نت ہیں

قابلیت نہیں کرسی نہیں۔ قابلیت نہیں مادہ نہیں۔ پس قابلیت ہستی کی بنیاد ہے۔ اگر قابلیت کا بانی دوسرا ہو جیسے کہ کرسی کی قابلیت کا بانی بڑھئی ہے۔ تو ہستی کا بانی کون ہے؟ مادہ کی قابلیت کا بانی اگر ایشور ہے تو مادہ کی ہستی کا بانی کون ہے؟ قابلیت کے جز ہستی نہیں۔ ایشور کے بغیر قابلیت نہیں پس ایشور کے بغیر ہستی نہیں۔ سو ثابت ہوا کہ مادہ خلق شدہ ہے۔ ازلی نہیں۔

لہذا ازلی اپادان کارن ماننے کی ضرورت نہیں۔ جگت کا آدی کارن نمت کارن (علت فاعلی) ہے وہ سرب گیانی و سرب شکتی مان ہے۔ اس نے اپنے گیان کے موافق قابل کرکے اپنی شکتی سے مادے کو خلق کیا۔ اسی کو مغربی فلسفی میں نیستی سے ہستی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی آدی کارن ہے ہی نہیں۔ آدی کارن تو ہے پر وہ آدی کارن اپادان کارن نہیں بلکہ وہ آدی کارن نمت کارن (علت فاعلی) ہے

آپ جو کہتے ہیں کہ است سے ست (ابھاؤ سے بھاؤ) نہیں ہو سکتا اور اسی دلیل کی بنیاد پر ویدوں کو نتیہ قرار دیتے ہیں۔ اب مذکورہ بالا باتوں پر غور کرکے صدق دل سے آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ وید نتیہ ہیں یا نہیں

ہم نے جس دلیل سے ثابت کیا کہ خلقت اور اس کا مادہ مخلوق ہیں۔ اسی دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ وید اور ان کے اپادان مخلوق ہیں۔ اگر وید ایشور کرت مانے بھی جائیں تو بھی وید مخلوق ہیں۔ اس حالت میں ان کا نمت کارن ایشور ہے۔ ان کا کوئی ازلی اپادان کارن نہیں پس اگر وید مخلوق ہیں کسی ازلی اپادان کا سلسلہ ظہور در نہ ہو تو وید نتیہ نہیں ہیں۔

دلیل سوم۔ شبد نتیہ ہیں۔ اس لئے وید نتیہ ہیں۔

شبدوں کو نتیہ ثابت کرنے کے لئے سوامی دیانند ویاکرن شاستر سے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ سب شبد نتیہ ہیں۔ کیونکہ ان شبدوں میں جتنے اکشر آدی اویو avayava ہیں وہ سب کوٹستھ ارتھات ناش رہت ہیں۔ (دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۹)

اس کا مطلب یہ ہے کہ شبدوں میں حروف وغیرہ جتنے اجزا ہیں وہ نتیہ ہیں۔ پس شبد نتیہ ہیں۔ بحث کی خاطر نتیہ پدارتھوں کا شمار جس قدر چاہو بڑھالو۔ ایشور نتیہ ہے جیو نتیہ ہے۔ پرکرتی نتیہ ہے۔ چاروں وید نتیہ ہیں۔ ان ویدوں کے کل شبد نتیہ ہیں۔ اور ان شبدوں کے کل حروف اور دیگر اجزا نتیہ ہیں۔ اب بتاؤ ہندوستان کی لغات میں کونسی شے ہے جو نتیہ نہیں ہے؟

اب سوال یہ ہے کہ اگر حروف نتیہ ہیں تو کیا سنسکرت زبان ہی کے حروف نتیہ ہیں یا اور زبانوں کے حروف بھی نتیہ ہیں۔ اگر اور زبانوں کے حروف بھی نتیہ ہیں تو اور زبانوں کے شبد بھی نتیہ ہیں۔ اور دنیا کی کل کتابیں جو نتیہ شبدوں سے لکھی گئی نتیہ ہیں

باقی آئندہ

اسم اعظم

یسوع یا عیسیٰ

جبتک ہو دم میں دم یسوع ورد زباں رہے
حرکت میں انگلی نام یسوع کا عیاں رہے
دوران خون میں رب یسوع ہی کا دور ہو
رگ و پے میں بس یسوع روح رواں رہے
(واعظ)

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم۔

اس مضمون پر بہت سے صاحبان نکتہ رس اپنے بلند خیالات کا اظہار گاہ بہ گاہ اخبار ہذا کے کالموں میں کر چکے ہیں۔ مبارک نام یسوع کے ورد کرنے والے اکثر اوقات خامہ فرسائی کر چکے۔ لیکن تاہنوز چونکہ اس کے صحیح استعمال میں ناکامی رہی۔ منجملہ ذیل چند سطور نامہ نگاران و ناظرین کی اطلاع کے لئے ارسال خدمت کی جاتی ہیں۔ امید کہ غور و خوض سے پڑھی جائیگی

بارہا لکھا جا چکا ہے کہ لفظ "عیسیٰ" چونکہ ہم مسیحیوں کی کتب مقدسہ میں کسی جگہ بھی نہیں پایا جاتا۔ لہذا اس کا استعمال مضامین (نظم و نثر) میں اور درس تدریس میں ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ اور اس کی جگہ لفظ "یسوع" جو سب ناموں سے شیریں بلند و بالا ہے۔ جس کو سنتے ہی مقدسین خلد بریں اپنا سر خم کرتے ہیں۔ اور فرشتگان جنت مکان تھر تھر کانپتے ہوئے گر پڑتے ہیں۔ زبان زد خاص و عام ہو لیکن افسوس کہ اس کی طرف کافی توجہ نہیں ہوئی۔ اور ہم ابھی تک "عیسائی" کہلاتے اور لفظ "عیسیٰ" مضامین میں استعمال کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ کتب مقدسہ میں علاوہ دیگر القابات

آمدیت کا باپ"۔ سلامتی کا شہزادہ" وغیرہ جو خداوند مسیح کی شان میں نازل ہوئے ہیں۔ صرف تین ہی کا نام عہد جدید میں آپ کی ذات بابرکات سے خاص ہوئے یعنی (۱) یسوعؔ۔ (۲) مسیحؔ (۳) عمانوئیل۔ جن میں سے ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ معنے یوں ہوئے "نجات دینے والا" مسیح بصیغہ فاعل اور مسح کیا گیا بصیغہ مفعول" اور "خدا ہمارے ساتھ (یہ بھی ایک لقب ہی) ان میں سے ہر ایک پر مطلب اور پُرمعنے ہے۔ اور کسی مزید شے کا محتاج نہیں لیکن برعکس اس کے لفظ عیسٰیؔ جو عربی عیس سے نکلا ہے اور جس کے معنے شتاب یا جلدی کے ہیں۔ اور پھر بصیغہ فاعل "شتاب کرنے والے" کے ہوئے (منارۃ المسیح مصنفہ مولوی چراغ الدین جموی۔ باب دوم در بیان فضائل عیسٰی فصل اوّل صفحہ ۱) اگر اکیلا استعمال کیا جائے تو کچھ بھی معنے نہیں رکھتا۔ تاوقتیکہ لفظ "یسوعؔ" یا "مسیحؔ" اس کے ساتھ زیادہ نہ کیا جائے۔ اور پھر عیسٰے یسوعؔ (منارۃ المسیح صلہ) اگرچہ بوجہ حصول تطبیق معنے دیئے جاتے ہیں لیکن کانوں کو کچھ ناگوار سے سنائی دیتے ہیں۔

پس بیان بالا سے ثابت ہوا۔ کہ لفظ عیسٰےؔ کے علیحدہ کچھ بھی معنے نہ ہوئے۔ اور اگرچہ عیسٰے مسیحؔ کے عمدہ معنے ہیں اس سے بھی کہیں عمدہ یسوعؔ مسیحؔ کے ہیں اور مزید براں کوئی وجہ نہیں کہ ہم قرآن کے بے مطلب لفظ عیسٰے کے محتاج ہوں جس حال کہ ہمارے پاس نہایت ہی پیارا۔ خیر بیں و پُرمطلب انجیلی لفظ یسوعؔ موجود ہے اس نام کی تعریف میں فرشتگان کی زبان گنگ تو مجھ سے ناچیز سے ایسی توقع کرنا بھی امر محال ہو لیکن ہاں اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ قدوسیان عرش اور سکنان فرش لیل و نہار اس مبارک نام کی تحمید کرتے ہیں اور طائران خوش الحان صبح شام اپنی نغمہ سنجیوں سے اپنے خالق کی تحمید کرتے اور اگرچہ مُقرب ملائک کروبین اور سرافین اس خالق مطلق کے لمعہ نور سے اپنی آنکھوں کو اپنے ابیض جاموں سے چھپاتے ہیں۔ تاہم اسی مالک جزوکل کی تعریف بے بیان میں قدوس۔ قدوس۔ قدوس کے نعرے بلند آوازوں سے دیگر ساکنان جنت کے ہم آواز ہو۔ ہزن و بربط بجا خوب جوش سے گاتے ہیں۔ اگر آسمان پر بعض ملائک ہلیلویاہ اور ہوشعنا کی دلکش آوازوں سے لوگوں کے دل ہلاتے ہیں تو زمین پر بھی درو کنہ گمان اسم اعظم کالی صبح کے وقت یسوعؔ یسوعؔ کی شیریں آوازوں سے نیند کرنے والوں کو قند مکرر کا مزا دلاتے ہیں۔ اگر غمگینوں کو یہ نام باعث صبر و شکیبائی ہے۔ تو محتاجوں کو بھی مُوجب حاجت روائی ہو۔

جب یہ تمام صفات اس مبارک نام میں موجود ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہم اس کو چھوڑ کے ایک بے معنی لفظ استعمال کریں۔ اب آخر میں اپنے لائق ناظرین کی خدمت بابرکت میں بصد عجز و انکسار یہی کہلائیں تاکہ عیسائیؔ۔ اور اپنے مضامین میں لفظ یسوعؔ استعمال کریں۔ ناکہ عیسٰے۔ والسلام۔

راقم فرزند نجم الدین نجم۔ متعلم
مہاں سنگھ باغ لاہور

حقیقی نور

(۱) یوحنا کی انجیل کے پہلے باب میں یہ نام خدا کے بیٹے یسوعؔ المسیح کو دیا گیا ہے۔ یوں لکھا ہے کہ حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو۔ دنیا میں آنے کو تھا وہ دنیا میں تھا۔ اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی اور دنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ یوحنا ۱: ۹ و ۱۰ اور اسی انجیل کے آٹھویں باب میں وہ اس دعوے جلیل کا خود مدعی بنتا ہے۔ دنیا کا نور میں ہوں جو میری پیروی کریگا اندھیرے میں نہ چلیگا۔ بلکہ زندگی کا نور پائیگا یوحنا ۸: ۱۲۔

نور کے معنے ایک بڑی روشنی کے ہیں۔ جو ایک جہان کو روشن کر سکتی ہے۔ مثلاً سورج جو اس دنیا کو اور چاند اور ستاروں کو روشن کرتا ہے۔ نور ہے۔ خدا کا بیٹا یسوعؔ المسیح آفتاب صداقت بھی کہلاتا ہے۔

یہ روشنی جسمانی روشنی نہیں۔ بلکہ روحانی اور آسمانی ہے۔ خدا کے کلام میں روشنی سے مراد ہے۔ پاکیزگی اور ہر طرح کی نیکی اور اندھیرے سے مراد بدی اور شرارت کے کام خداوند یسوعؔ قدوس ہو۔ اپنی ذات سے پاک ہو اس لئے وہ حقیقی نور ہے۔ خالق ہونے کے لحاظ سے وہ اس سورج کا بھی خالق ہو۔ دنیا کی جسمانی روشنی کا خالق بھی وہی ہے اور جو سورج کا خالق وہ قدوس ہوکر پاکیزگی کا طالب ہو۔ لہذا وہ نور ہے وہ سچ مچ نور ہے۔ اسلئے کہ اس نے اوروں کو نورانی کیا ہو۔ اور جنکو اس نے نورانی کیا ہے وہ اُن کو بھی کہتا ہے کہ تم بھی دنیا کے نور ہو نور کا خاصہ ہے کہ اوروں کو نورانی بنا دے۔ ایک نور سے کروڑہا اور نور بن جاتے ہیں جیسے ایک سورج سے کروڑہا نورانی ستارے بن گئے۔ ویسا ہی خداوند جو نور اور آفتاب صداقت ہے کروڑہا مسیحیوں کو نورانی بناتا ہے۔ اہل اسلام کہتے ہیں کہ محمد صاحب خدا کا نور تھے لیکن اس نے اپنے لوگوں کو کبھی نور نہیں کہا۔ اگر اس کے لوگ نور نہیں ہیں تو کیونکر وہ خود نور ہو سکتا ہے نور کا خاصہ ہو کہ اوروں کو نورانی کرے۔ اگر اس نے اوروں کو نورانی کیا ہوتا تب وہ ضرور کہتا کہ میری اُمت کے لوگ بھی نور ہیں۔ سورج کی اس میں منزلت ہو کہ چاند اس سے روشنی لیوے اور کروڑہا ستارے اس سے روشنی پاویں۔ اسی طرح خدا کے بیٹے کی یہ فضیلت ہے کہ اوروں کو نورانی کرے۔ دوست دشمن اسکے نور سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ دنیا



کی دیگر اقوام نے بھی اسی روشنی سے بہت کچھ فیض حاصل کیا ہے جیسا کہ یہ سورج دنیا کو روشن کرتا رہیگا مسیح بھی اپنے نور سے دنیا کو نورانی کرتا رہیگا۔

زبور مسیح کے نام کا تا دوام - اب رہیگا مذکور
ہاں جبتک سورج رہیگا - وہ ہوویگا مشہور
لوگ اس کے باعث پاوینگے - برکتیں ابدی
اور اسکی سب مبارکباد - سب قومیں گاوینگی

راقم محمد حسین پاسٹر یو۔ پی۔ چرچ - لائل پور۔

مسیحی شرافت کا سچا نمونہ

(از قلم منشی جھگوا مل گشتہ فیض آبادی سب ایڈیٹر مقیم امرتسر۔)

ضعیف فریج نے روس میں اپنی سپاہ سے کہا کہ "اے دوستو شریف ہمیشہ ضرورت وخطرہ کے وقت بھی شریف بنا رہتا ہے"۔ بیشک! سچا شریف وہ ہے جس نے اپنی خصلت نہایت عمدہ نمونوں کے مطابق بنائی ہوئی ہو شریف مجلس کے حسب مرتبہ وحالات میں ایک قوت خیال کیا جاتا ہے۔ شریف چلن ایک ایسا مرتبہ ہے جسکی ہر فیاض دل قدر کرتا ہے اور وہ شخص جو ظاہرا اعلیٰ مرتبہ لوگوں کے سامنے سر نہیں جھکاتے وہ شریف کی عزت وآبرو وادب کرتے ہیں۔ ان کے نیک اوصاف وضع داری ظاہرا طور وطریق سے نہیں پہچانے جاتے لیکن ان کے اخلاق سے ذاتی برتاؤ ڈھنگ کے بارے مختصر طور پر شریف کی تعریف کہتے ہیں کہ وہ راستبازی میں قدم رکھتے ہیں۔ راستبازی کے ساتھ کام کرتا ہے اور اپنے دل میں سچا بنا رہتا ہے۔

شریف کو اپنی عزت کا بہت پاس ہوتا ہے۔ وہ نیک چلن کی قدر اس نیت سے نہیں کرتا ہے کہ غیر لوگ اسے دیکھیں۔ بلکہ اس خیال سے کہ اسکا دل کوئی بات ناپسند نکرے۔ جس طور پر وہ اپنی عزت کا خیال کرتا ہے۔ اسی طور وہ دوسروں کا بھی لحاظ رکھتا ہے۔ وہ کل انسانوں کو اپنا بھائی سمجھتا ہے۔ اور ایسے خیال سے اخلاق ومعافی ومہربانی وفیاضی پیدا ہوتی ہے۔ لارڈ ایڈورڈ کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ کنیڈا میں انڈین لوگوں کے ہمراہ میں سفر کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک ضعیفہ عورت کو دیکھا کہ وہ بوجھ لادے ہوئے بڑی تکلیف سے چل رہی ہے۔ اور اس کا خاوند تنہا ہوکر خالی اس کے ساتھ ہے۔ آپ کمزور بڑھیا کا بوجھ لے لیا۔ اور اپنے کندھے پر رکھ لیا پس غور کیجئے کہ کیسی اعلیٰ شرافت کی مثال ہے کہ جس پر ہم سب غیر اقوام کو بھی سچے دل سے عمل کرنا چاہئے۔ خدا ہماری ہمت پر برکت دے آمین۔

سفر امریکہ

تیرہ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو لودیانہ سے بمبئی پہونچا پادری لیمپرڈ صاحب جن کو میں نے پہلے سے لکھا ہوا تھا اسٹیشن پر لینے کو آئے ہوئے تھے۔ پندرہ تاریخ کو جہاز کی روانگی مقرر تھی۔ یہ جہاز اطالین کمپنی کا ہے چونکہ وقت روانگی معلوم نہ تھا۔ چودہ تاریخ کی دوپہر کو اپنے ایجنٹ ٹوزرایند کو کے پاس جاکر دریافت کرنا چاہا پادری لیمپرڈ صاحب بوجہ مشغول ہونے کے میرے ساتھ نہ جا سکے۔ مگر کافی ہدایات دیدیں کہ کہیں بھول نہ جاؤں۔ گھوڑے گاڑی کی نسبت ٹریم کار سستی ہے۔ میں ایک ٹریم کار پکڑ اس پر چڑھ بیٹھا۔ اور کہا کہ میں الفنسٹن سرکل جانا چاہتا ہوں۔ مجھ سے چھ پیسے لیکر ایک ٹکٹ دیدیا۔ تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ دو دو تین تین منٹ کے بعد ٹریم کار ذرا سی ٹھہرتی ہے اور کئی مسافر اتر جاتے اور کئی چڑھ جاتے ہیں اور تعجب یہ کہ کوئی شخص بولتا تھا کہ یہ فلاں جگہ ہے۔ میں سب کا منہ دیکھتا تھا کہ شاید الفنسٹن سرکل آگیا ہو۔ آخر کار یہ خیال کرکے کہ کہیں غلط نکل نہ چلا جاؤں میں نے ٹکٹ دینے والے سے انگریزی میں کہا کہ میں فلاں جگہ جانا چاہتا ہوں۔ اور کہ جب وہ جگہ آجائے مجھے بولدینا۔ جب اس نے حامی بھری تو مجھے کچھ چین آیا۔ کوئی پینتالیس منٹ کے بعد ایک جگہ پہونچے اور ٹریم کار کے آدمی نے مجھ سے کہا کہ یہ جگہ ہے جہاں مجھے اترنا ہے۔ خوش قسمتی سے ٹوزرایند کو کی دوکان کا بورڈ بڑے بڑے حروف میں لکھا ہوا سامنے ہی نظر پڑگیا۔ پھر تو کیا تھا چوکڑیاں بھرتا ہوا دوکان کے اندر جا گھسا۔ اپنا کارڈ اندر بھیجا۔ ایجنٹ نے اٹھ کر بڑی خوش اسلوبی سے آؤ بھگت کی۔ انہوں نے ذکر کیا کہ بوری بندر بمبئی کے ریلوے اسٹیشن پر وہ مجھ کو لینے کو تیرہ تاریخ کی شام گئے تھے۔ مگر چونکہ روشنی تھی ملاقات نہ ہو سکی یہاں یہ ذکر کرنا خالی از مطلب نہ ہوگا کہ ایجنٹ کی معرفت بحری سفر کا انتظام کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے کیونکہ وہ سفر میں معلومات بہم پہونچانے میں بہت امداد دیتے ہیں۔ ایس میں ٹکٹ لیکر واپس پادری لیمپرڈ صاحب کے یہاں آگیا۔ ایجنٹ نے بتایا کہ مجھے ۹½ بجے پندرہ تاریخ فلاں ڈاک یارڈ پر حاضر ہونا چاہئے۔ جہاز روانگی کا وقت ۱۰ بجے تھا۔ مگر ڈاکٹر کا ملاحظہ ضروری تھا۔ اس لئے مسافروں کو ۹½ بجے بلایا گیا۔ پادری لیمپرڈ صاحب کی مہربانی اور مہمان نوازی کا میں از حد مشکور ہوں کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر ان کے یہاں نہ ٹھہرتا تو شاید مجھے بہت سی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تیرہ تاریخ کی شام کو مسز لیمپرڈ کے ساتھ میتھوڈسٹ مشن کے انگریزی چیپل میں جانیکا اتفاق ہوا۔ پادری جونس صاحب جو میتھوڈسٹ کے متعلق

الہ آباد میں تھیم میں ریوایول میٹنگ کے لئے آئے ہوئے تھے اُس دن اُن کا مضمون یہوداہ اسکریوتی پر تھا۔ میری قلم میں اتنی طاقت نہیں کہ اُن کی فصاحت گویائی۔ طرز کلام اور کلام کی مٹھاس کو تحریر کے حلقہ میں لا سکوں۔ اعلیٰ درجہ کے فصیح بیان اور کسی واقعہ کے ایسے طور سے بیان کرنے والے ہیں کہ گویا سامنے واقع ہو رہا ہے۔ بہت موثر متکلم ہیں۔ انہوں نے یہوداہ اسکریوطی کے چال چلن کا پورا پورا نقشہ کھینچا اور فرمایا کہ شاید بعض شخصوں کا یہ خیال ہے کہ وہ شروع سے بدکار تھا۔ نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں وہ سب سے اچھا شاگرد تھا۔ چونکہ اس کو معتبر عہدہ ملا ہوا تھا۔ ثابت ہوتا ہے کہ اُس کی پہلی زندگی بہت اچھی تھی۔ اُس کی نیک نیتی اور خیر خواہی کی مثال وہ موقع تھا۔ جبکہ اس نے مریم کے مسیح کے پاؤں پر عطر ملتے وقت کہا تھا کہ کیوں یہ ضایع کیا جاتا ہے اور کیوں یہ بیچکر غریبوں کی امداد نہیں کی جاتی۔ پھر جب شیطان نے اُس کے دل میں گھر کر لیا وہ فوراً سردار کاہنوں کے پاس گیا کہ کیونکر اپنے مالک کے برخلاف کام کرے جب مسیح کے پکڑوانیکا کام ختم ہو چکا تو اُس کو ہوش آیا کہ میں نے اچھا کام نہیں کیا۔ لیکن اُس کی اس ہوش پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا۔ وہ معافی کے لئے غلط جگہ پر گیا وہ سردار کاہنوں کے پاس گیا کہ میں راستباز کو ناحق پکڑوا دیا ہے اور روپے واپس کر دیئے۔ لیکن انہوں نے بہت بے اعتنائی سے سلوک کیا۔ پادری صاحب موصوف نے فرمایا کہ دنیا کے لوگوں کا یہی حال ہے۔ گناہ کرانے میں تو بہت امداد دیتے ہیں مگر نیکی کے وقت وہی جواب دیتے ہیں جو یہوداہ اسکریوطی کو دیا کہ تو جان ہمیں اس سے کیا غرض نہیں۔ باقی دارد۔

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

ایک آدمی نے اُن سے کہا کہ تم شراکت میں بلائے گئے ہو۔

بروز بدھ موضع ۵ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

بوقت صبح ۸ بجے سے ۹ اور ۹½ سے ۱۱ تک

آج پادری پی سی۔ اوپل صاحب تھیم چھاونی انبالہ میر مجلس تھے مضمون یہ تھا "انسان کی خود انکاری" پادری اوپل صاحب نے چند الفاظ میں خداوند کا شکر کیا اور پھر پادری جے۔ این فورمن صاحب خداوند کی روح سے ہدایت پاکر بولنے لگے آپ نے فرمایا کہ:۔ "ہماری زندگی جنگ و جدال کا میدان ہو خطوط مکاشفات میں ایک قسم کا ڈھانچہ غالب آنیوالی زندگی کا ہے اور اسی طرح ہماری زندگی بھی غلبہ ور ہونی چاہئے۔ اگر آپ جنگ مقدس کو پڑھیں اور آپ میں سے بہتوں نے دیکھا بھی ہوگا کہ مسیحی کو کس قدر تکالیف کا سامنا پڑتا ہے۔ اور کیسی کیسی مشکلات آتی ہیں۔ جنکا برداشت کرنا دیندار آدمی کا ہی کام ہوتا ہے۔

(۲) جو غالب آئے اُس کو دوسری موت سے نقصان نہ ہوتا۔

جب میں ولایت جا رہا تھا تو اطالیہ کے گرجے میں میں نے ایک تصویر دیکھی۔ جو کہ دوزخ کا نمونہ ظاہر کرتی تھی۔ اور اسی طرح ایک اور تصویر جو کہ جہنم کا فوٹو کھینچا ہوا تبلاتی تھی مجھے اب تک یاد آتی ہے۔ اور نقشہ اُس کا میری آنکھوں کے سامنے کھینچا نظر آتا ہے۔ پھر یہ وعدہ مکاشفات میں سمرنا کی کلیسیہ کو دیا گیا۔ جیسا ہمارے فتح گڑھ میں بالیو دہو کل پرشاد صاحب ہیڈ ماسٹر مشن اسکول بسبب کلمہ نہ پڑھنے کے مارا گیا۔ باقی آئندہ

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

ایس پی جی مشن رڑکی

پھر سورہ مریم ع ۲ آیت ۳۵ (مَا کَانَ لِلّٰہِ اَن یَّتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبحٰنَہ) یعنی خدا کو شایان نہیں کہ وہ بیٹا بنا دے وہ پاک ہو۔ اور اسی طرح اور بھی کہیں کہیں دوران مجید کتاب مقدس کے برخلاف ہے۔

لوقا کی انجیل باب ایک آیت ۲۶ سے ۳۲ تک۔ (چھٹے مہینے جبرئیل خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرہ تھا۔ ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف نامی سے ہوئی تھی اور اس کنواری کا نام مریم تھا اور فرشتہ نے اُس کے پاس اندر آ کے کہا سلام تجھ کو جس پر فضل ہوا ہے خداوند تیرے ساتھ ہے۔ وہ اس کلام کو سنکر گھبرا گئی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے فرشتہ نے اس سے کہا اے مریم خوف نکر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے۔ اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا کا بیٹا کہلائیگا)

یوحنا کی انجیل باب ایک آیت ۳۳ سے ۳۴ تک (مگر جس نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کو بھیجا ہے اسی نے مجھ سے کہا کہ جس پر تو روح کو اترتی اور ٹھہرتی دیکھے۔ وہ ہی روح القدس سے بپتسمہ دینے والا ہے چنانچہ میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔

باقی آئندہ

پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند

موضع بارن ہاڑا ضلع لودیانہ میں

ایک عجیب کیفیت

اور زبان حال سے پکار پکار کر کہتے ہو کہ ادھر نہ آنا۔ مگر آخر آپ کی بگلا صورت دیکھکر مچھلیاں لقمہ اجل بن ہی جاتی ہیں۔ اب تو اے حضرت شیطان تیرے شکاریں چاروں طرف شکاری ودانی بندوقیں لیکر نکل آئے ہیں۔ کیا اب بھی مار نہ کھاوگے۔ مگر تم ایسے جھانسے باز ہو کہ ان تمام شکاریوں کو جنکے پاس پرانے سکہ کی آریا یا اسلامی یا گرو والی بندوقیں ہیں۔ ایسے داؤ پیچ دیتے ہو کہ یہ خود آپ کے شکار بنجاتے ہیں۔

تذکرہ بالا میلہ میں دو ہفتے سے خداوند کا پاک کلام سنانے کے واسطے اور ان مردہ لوگوں کو جو قبر اور پیر پرستی کرتے ہیں راہ راست پر لانے کے واسطے میں بھی جاتا ہوں میں نے کسی اندھے کو بینا ہوتے تو نہیں دیکھا۔ ہاں البتہ بینا لوگوں کو نابینا ہوتے دیکھا ہے۔ کیونکہ اگر ان تمام لوگوں کی آنکھیں ہوں تو وہ کبھی ایسا کفر کا کام نہ کریں۔ اے میرے اسلامی بھائیو۔ کہاں گئی آپ کی تعلیم کہاں وہ آپ کا زور شور سے یہ کہنا کہ لا الہ الا اللہ کہ ہم شرک نہیں کرتے کیا آپ کے مذہب میں شرک سے بڑھکر بھی کوئی گناہ ہے۔ کیا پھر وہ ناجائز قرار دیا گیا ہے کہ جوان بہو بیٹیاں کھلے میدان ایک اجاڑ جنگل میں جہاں نہ دن کو سایہ اور نہ رات کو آرام ہر طرح کا خطرہ بے پردہ ہو کر پیر پرستی یا قبر پرستی کے واسطے چلی جاویں۔ آپ لوگ تو مسیحیوں پر طعن کرتے ہیں کہ وہ خداوند یسوع مسیح کو بیٹا قرار دیکر اللہ سے شرک کرتے ہیں۔

باقی آئندہ

ملک کنعان کی سیر

گھوڑا اُس کا خالی یریحو کو پہونچا تب اُس کا بیٹا سپاہی لیکر تلاش کو نکلا۔ لاش اُس کی ملی ہر چند مجرموں کی تلاش ہوئی۔ مگر آج تک پتہ نہیں لگا۔ یہ سنکر خداوند کی تمثیل کی صداقت کیسی ظاہر ہوئی کہ ایک شخص یروشلم سے یریحو کو جاتا تھا اور ڈاکوؤں میں جا پڑا۔۔۔۔۔ الخ

جب میں اس سرائے سے نکلکر آگے بڑھا۔ تو سامنے دریائے یردن کے پار نیبو کا پہاڑ نظر آیا۔ جہاں سے حضرت موسے نے ملک کنعان کو دیکھا تھا پھر وادی کریت سے گذرے جہاں قحط کے ایام میں ایلیا نبی آ رہا تھا۔ اور کوے اس کے واسطے گوشت روٹی لاتے تھے۔ اس وادی میں بہت غاریں ہیں۔ ہر ایک غار کے منہ پر رومی مسیحیوں نے مکان بنائے ہوئے ہیں جہاں منک رہتے ہیں۔ واقعی یہ جگہ قدوس نام کی یاد کے واسطے عجیب ہے۔ وہ جگہ مجھے دکھائی گئی۔ جہاں ایلیا نبی رہتا تھا پھر میں یریحو میں پہونچا۔ آجکل اُس کا نام اریحا ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جو قدیم زمانہ میں ہیرودیس کا یریحو تھا۔ پُرانے یریحو کے کھنڈرات پر یہ آباد ہے۔ یہ موضع بڑا گندہ اور میلا ہے۔ اس جگہ کوئی دلچسپ بات نہیں۔ روسیوں نے اپنے حاجیوں کیواسطے یہاں گرجا اور سرائے بنائی ہوئی ہے۔ یونانی اور روسی منکوں نے وہاں باغ لگائے ہوئے ہیں۔ یہاں سے پونے گھنٹے کے راستے پر دریائے یردن کے کنارے اور مردہ سمندر کو پہونچ جاتے ہیں۔ رات کو ہوٹل میں آرام کیا۔ یردن دریا کی سیر کو نکلا۔ جو چھ میل کے فاصلہ پر ہے راہ میں ایک مکان دکھایا گیا۔ جس کی بابت بیان کیا گیا کہ یہ راحب کا مکان ہے۔ باقی دارد

شعر و سخن

غزل

گو کہ نہ کمی ظالموں نے جور و جفا میں۔
لیکن رہا مصروف مسیحا تو دعا میں۔
پایا تجھی کو جلوہ نما جبکہ گیا میں
گرجے میں شوالوں میں مساجد میں گیا میں
تو مظہر اسرار الٰہی ہے مسیحا۔
یہ سچ ہے خدا تجھمیں ہے اور تو ہے خدا میں
ہر ایک ہے راضی تیری ہر ایک رضا پر
کیا فرق ہے پھر شاہ میں نیز ہے گدا میں
بیمار محبت ہوں ترا پیارے مسیحا۔
لے جلد خبر میری نکرو دیر دوا میں۔
تسلیم و رضا تیری نکیوں ہمکو ہو تسلیم
صابر رہا شاکر رہا تو کرب و بلا میں
اے بار خدا ناخدائے کشتئ عالم
میں ڈوب چلا ڈوب چلا بحر خطا میں۔
ہاں مد نظر تھے تجھے خود تربیت خلق
خالق سے جو تو خلق ہوا خلق خدا میں
سو حجتیں عالم کی ہوئیں باعث ٹھوکر۔
ہے لطف کہ الطاف رہا ہو کے خدا میں۔

از خاکسار الطاف مسیح متخلص الطاف۔
ہیڈ مولوی مشن سکول ایس۔ پی۔ جی
رڑکی

الہ آباد میں آجکل بائیسکلوں کی چوری بہت جاتی رہی۔

مضامین

دنیا کا گورکھ دھندا

بڑے بڑے شہنشاہوں نے جنہوں نے تمام ملکوں کو اپنے قبضے میں کیا وہ بھی اس جہان فنی اور حکومت کے تماشہ کو نہ سمجھ سکے۔ سکندر نے سارے جہاں کو جیتا اور حکومت کی اور پھر بھی مرتے دم افسوس کیا کہ دنیا ہی باقی رہی کہ جسکو کہیں فتح نہ کر سکا۔ بڑا جبار۔ قہار بادشاہ سکندر تھا۔ لیکن موت کی چھری پر اس نے بھی بھیڑ کی طرح گلہ رکھ دیا اور اس کے مقابل نہ پیدل کام آئے نہ سوار نہ خود سکندر کی فوج کی دوراندیشی اور تدبیر چلی۔

اب جناب نیپولین کا حال سنیئے کہ اُس نے تمام یورپ میں زلزلہ سا ڈالدیا۔ ساتوں کو اُسکے نام سے پسینے چھوٹنے لگے۔ وہ ایک سپاہی کے درجے سے بڑھا اور شہنشاہ تک لمبے قدموں پہونچا۔ اس نے بادشاہوں کے منہ پھیر دیئے۔ لڑائی پیشہ قوموں کو زمین دکھلائی۔ لیکن آخرکار جب وقت برابر ہوا خود بھی زمین کی گود میں چپکے سے سو گیا۔

سکندر سکا زور اور نیپولین کا شور موت کے کانوں کے لئے مچھر کی آواز سے زیادہ بے اثر ثابت ہوا سقراط نے ایک عالم کو تسخیر کیا۔ یونان کی پیاسی زمین پر علم کا مینہ برسایا۔ سب کو پڑھایا سکھلایا مگر موت کے طالب العلم کو ایک سبق بھی نہ دے سکا۔ وہاں کچھ منطق نہ چلی تاخدا کے قدموں پر گر کر اپنی ہی جان سونپنی پڑی۔ باقی آئندہ

انتخاب الاخبارات

پھلوں کا محفوظ رکھنا

ہندوستان میں آجکل پھلوں کو محفوظ رکھنے کی صنعت کے امکانات کی طرف بہت کچھ توجہ دیجانے لگی ہے۔ بنگال۔ مدراس۔ اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں بہت سی کمپنیاں اس مطلب کے لئے قائم ہو چکی ہیں۔ لیکن سرمایہ کی قلت سے ابھی تک چنداں ترقی نہیں کر سکیں۔ یہہ بات وضاحت سے تسلیم کی جا چکی ہو کہ ہندوستان میں پھلوں کو محفوظ رکھنے کی صنعت بہت کچھ ترقی کر سکتی ہو سوال اب صرف یہ ہے کہ بقول اخبار انگلشمین سرمایہ دار صاحبان پر غور کریں۔ آیا ان کے لئے اس کام میں منافع کی گنجائش ہے۔ اور اگر ہے تو تہ دل سے اس کام میں مصروف ہو جائیں۔ موجودہ کمپنیوں کی تو یہ حالت ہے کہ سارا ہندوستان تو کجا وہ اپنی صوبہ کی ضروریات کو بھی پورا نہیں کر سکتیں۔ اگر وہ اسی طریقہ پر کام کرتی رہیں تو یہ منڈیوں پر چنداں اثر ڈال سکیں۔ یہ امر مشتبہ ہے آیا کوئی ایسی کمپنی جس کا انتظام بالکل ہندوستانیوں ہی کے ہاتھ ہو۔ ممالک غیر کی کسی ایسی ہی کمپنی کا مقابلہ کر سکتی ہے یا نہیں۔ بباعث ایک نئی صنعت ہونے کے اسے یورپین ماہران فن کی امداد کی ضرورت ہے۔ پھلوں کو محفوظ رکھنے کی صنعت کو اگر ایک وسیع پیمانہ پر چلایا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اس سے کافی منافع حاصل نہوں۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے وہ فیکٹریاں جو باغات کے مراکز کے قریب ہوں اور جو بیطر یقوں پر چلائی جائیں زیادہ نفع میں رہتی ہیں۔ پھلوں کی نوعیت کو دیا جائے تو اکیلا عام ہی بہت کچھ منافع دے سکتا ہے۔ تیاری پر بھی اس قدر لاگت نہیں اُٹھتی جو اس کام میں مانع ہو (پیسہ اخبار)

اعلان دربار

(۱) دربار کمیٹی تاجپوشی نے انتظام سے قیام تقریباً ۵۰۰ ہم اصحاب کے علاوہ ان کے جو افیشل کیمپ میں قیام فرماینگے کیا ہے۔

(۲) ۳ کیمپ قائم کئے جائینگے۔ ان دو کانات میں جو خاص ہی مقصد کے واسطے رکھے گئے ہیں اور رستہ گیوں میں قائم کئے گئے ہیں بحساب روزانہ ۳ پونڈ ۱۰ شلنگ ۶ پنس یومیہ ۳ پونڈ روزانہ فی کس مطابق جگہ جو ان کے قیام کے لئے دیجائیگی چارج کیا جاویگا۔ جو دو خیمے میں ۲ پونڈ اور ۲ پونڈ یومیہ دینگے۔ اُن کو مکانات میں جگہ دیجائے گی اور دو لوگوں کو خیموں میں۔

(۳) ۲ پونڈ ۱۰ شلنگ یومیہ کی جگہ کے لئے انکو ترجیح دیجاویگی جو کہ ہندوستان کے باشندے ہیں۔ اور یہ نہیں اُمید کی جاتی کہ کوئی جگہ ان لوگوں کے لئے جو دوسری جگہ سے تشریف لائیں مہیا کیجا سکے۔

(۴) لوگوں سے بھی اتنا ہی لیا جائیگا جتنا کہ بڑے آدمیوں سے شرح مذکورہ بالا میں کھانا۔ جائے قیام روشنی۔ آگ۔ پانی وغیرہ شامل ہے لیکن سوائے شراب یا دیگر اس قسم کی چیزیں اسمیں شامل نہیں ہیں۔

(۵) انگریزی نوکروں کے لئے جنکو کہ خیموں میں جگہ دیجائیگی بشرح ایک پونڈ ۲ شلنگ ۸ پنس۔ اور ۲ پونڈ شلنگ یومیہ دینا ہوگا۔ ہندوستانی نوکروں کے لئے جو جگہ دیجاویگی اس کا چارج نہ کیا جاویگا۔ اور ہر فرد میں کے ساتھ دو ملازموں سے زیادہ کو جگہ نہ دیجاویگی۔

(۶) آراستگی کیمپ کا انتظام آرمی اور نیوی کوآپریٹیو سوسائٹی کے متعلق کیا گیا ہے۔

(۷) سب سے کم مدت جس کے لئے جگہ ریزرو کی جا سکتی



ہے ۲۰ یوم کی ہے اسصورت میں اس مدت کا پورا چارج کیا جاویگا۔

(۸) کیمپ ۲۹ نومبر کو رہنے کے لئے کھولدیئے جاوینگے لیکن وزیٹرس کے لئے جگہ زرد وڈ کردیگئی ہے کیمپ میں بغیر کسی کرایہ مزید کے ۲۲ نومبر سے رہ سکتے ہیں یہ مناسب ہوگا کہ وزیٹرس جس قدر پہلے ممکن ہو آجاویں تاکہ دربار کے موقعہ پر کثرت مسافران کی وجہ سے تکلیف نہ اُٹھانا پڑے۔

(۹) کیمپ اسٹیشن کے قریب ان ریلوے لائنوں پر جو خاصکر اسی واسطے بنائی گئی ہیں کہ وہ دربار کیمپ سے خاص خاص مقاموں پر وزیٹرس کو لیجائیں قایم کئے گئے ہیں لیکن یہ مناسب ہوگا کہ وزیٹر صاحبان اپنی موٹریں یا دیگر سواریاں اپنے ساتھ لائیں۔ کرایہ کی گاڑیوں کا انتظام ان وزیٹر صاحبان کے لئے جو گاڑی اپنے ہمراہ نہیں لائیں گے کردیا جاویگا لیکن خواہ مخواہ کرایہ زیادہ دینا ہوگا۔

(۱۰) ہر ایک کیمپ ایک خاص افسر کے زیر نگرانی رہیگا اور یہ افسر وزیٹرس صاحبان کے لئے انتظام مختلف شاہی جلسوں کی تقریب میں جگہ کے لئے کیا کرینگے اور جگہ ایسی تقریبات میں وزیٹر صاحبان کے واسطے جو کیمپوں میں رہیں گے۔ اُن کے واسطے ایک خاص ڈاکٹر بھی تعینات رہیگا۔ جو صاحبان بحیثیت وزیٹرس جانا چاہتے ہیں۔ اور وہ ہندوستان میں رہتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ اپنی عرضیاں براہ راست سکرٹری کمیٹی دربار تاجپوشی کے نام بھیجیں۔ اور ہر حال میں لکھیں کہ وہ کس قسم کی جگہ چاہتے ہیں۔

(۱۱) ان اصحاب کو قبل یکم اگست ۱۹۱۱ء ایک رقم اخراجات کی جو کیمپ میں رہنے کے لئے مقرر کی گئی ہے بھیجدینی چاہئے۔ اور جو عرضیاں اس کے پابند نہ ہونگی۔ وہ خارج کی جاوینگی۔ وہ اصحاب جنہوں نے یہ فیس ادا کردی ہے مگر جا نہیں سکتے تو وہ اپنی رقم کے واپسی کے مستحق نہ ہونگے۔ تاوقتیکہ کمیٹی وہ جگہ از سرنو دوسرے شخص کو نہ دیدے

(۱۲) علاوہ ان کیمپوں کے ایک جگہ ایسی بنائی جاویگی۔ کہ یہاں پر صاحبان وزیٹر اپنے خیمے خود لگا سکیں گے۔ یہ مقامات بھی ایک افسر کے ماتحت رہیں گے۔ اور خیمہ کی باہر کی روشنی پانی اور صفائی وغیرہ کا انتظام رہیگا۔ اور بیس روپیہ ہر کیمپ کے لئے پوری مدت کے واسطے چارج کیا جاویگا۔ اور پانچ روپیہ ہر نوکر کے خیمے کے واسطے تاکہ اُن کی تمام آسائش کے لئے خرچ مہیا کیا جاسکے۔

(مہر مرادآباد)

گورنمنٹ کی طرف سے بہادری کا صلہ

خان محمد ظفر خاں نے جو پنجاب میں کسٹم اسسٹنٹ کمشنر ہیں ۱۸۹۶ء میں بڑی بہادری اور جاں بازی دکھا کر مسٹر کمین پولیٹیکل افسر بنوں کی جان ایک خونخوار پٹھان کے ہاتھوں سے بچائی تھی۔ خونخوار پٹھان نے صاحب بہادر پر خنجر اور پستول سے حملہ کیا تھا۔ خان محمد ظفر خاں نے قاتل کو دونوں بازوں سے پکڑلیا۔ جس پر دونوں لڑتے لڑتے زمین پر گر پڑے۔ اگر ایک اور شخص پٹھان کے ہاتھ سے خنجر نہ چھین لیتا تو ظفر محمد خاں صاحب کا کام تمام ہوچکا تھا۔ اگرچہ اس واقعہ کو پندرہ سال گزر گئے ہیں۔ لیکن نئے ویسرائے ہند کے عہد میں یہ حال ہی میں لایا گیا ہے۔ خانصاحب بڑے بہادر آدمی ہیں گزشتہ سال بھی انہوں نے اپنی غیر معمولی مردانگی سے تین انسانی جانوں کو بچایا تھا۔ صاحب گورنر جنرل نے آپ کی اس بہادری کا تیسرا درجہ کا تمغہ عطا فرمایا ہے۔ خانصاحب چونکہ ہمارے ملکی بھائی ہیں اسلئے انکی بہادری ہم سب کے لئے موجب فخر ہونی چاہئے اور اس بہادری کی قدردانی پر ہمیں بھی مسرت ہونی چاہئے۔ لیکن انتظار یہ ہے کہ مسلمان اخبارات اس واقعہ سے فایدہ اُٹھا کر کب ایسی فہرستیں چھاپیں گے۔ جن میں مسلمان کے ہاتھوں یورپینوں کی جان بچنے کے واقعات درج ہونگے۔ امید ہے کہ ملت وغیرہ اخبارات ایسی فہرستیں چھاپ تو دینگے۔ کوئی ان پر توجہ کرے یا نہ کرے یہ دوسرا سوال ہے۔

کنووں کو برمانا

پنجاب گورنمنٹ نے ایک تازہ پریس کمیونک میں ظاہر کیا ہے کہ اکتوبر ۱۹۱۰ء سے کنووں کو برمانے والے چند کاریگر محکمہ زراعت کے ماتحت اضلاع گورداسپور۔ ہوشیارپور جالندھر۔ کرنال۔ رہتک میں بدیں غرض کام کررہے ہیں کہ کنوئیں اسوقت موجود ہیں۔ اُن میں پانی کا ذخیرہ بڑھائیں اور نئے کنووں کیلئے مناسب جگہ بنائیں۔ انکی کوششوں کے جو نتایج اب تک نکلے ہیں وہ یہ ہیں۔ ضلع گورداسپور میں منجملہ ۳۰ کنووں کے جو برمائے گئے ۱۲ میں پانی کی مقدار بڑھ گئی۔ اور ۸ میں بدستور رہی۔ ہوشیارپور جالندھر میں ۱۰ کنوے زیادہ پانی دینے لگے۔ اور ضلع کرنال و رہتک میں منجملہ ۹ کنووں کے ۵ کا پانی زیادہ ہوگیا۔ اور ۲ میں تنا ہی پانی رہا گویا ۶۰ فیصدی حالتوں میں کامیابی نصیب ہوئی جو ہر طرح طمانیت بخش ہے۔ فی الحال بہت سی مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً برمانے والے تجربہ کار نہیں ہیں۔ مزدور مشکل سے ملتے ہیں۔ اور لوگوں کو ابھی اسکی ترغیب نہیں ہوئی کہ جو روپیہ کنووں کے برمانے پر خرچ کیا جاویگا۔ وہ اچھے کام میں لگیگا۔ اسوقت جو پرواٹیر اس کام کے ریوڑی۔ انبالہ و جالندھر میں ہیں اور حصار انبالہ۔ گڑگانوں اور لودیانہ ان اضلاع میں داخل کئے گئے ہیں۔ جہاں کنووں کے برمانے کا کام کیا جاویگا۔ اس وقت ۱۰ کاریگر

کام کر رہے ہیں۔ اور ۰۔ از ٹیسٹل ہیں۔ امید ہے کہ ۷۹ فی صدی کامیابی کے نتیجہ کی خبر سے لوگوں کو اس کام فوائد کا یقین دلائے گی۔ اور زمیندار پرانے کنووں کا پانی بڑھانے اور نئے کنووں کی جگہ ٹھہرانے میں اس طریقہ سے پورا مدد دیا کرینگے۔ پنجاب گورنمنٹ قابل شکریہ ہے کہ اس نے مزارعین کے فائدہ کی خاطر کنووں کے بڑھانے کا سلسلہ صوبہ میں جاری کیا ہے۔ (پیسہ اخبار)

ضرورت

۲ ۲

ایک تجربہ کار کیٹی کسٹوں کی آسٹریلیا متھوڈسٹ مشن ٹاپو فیجی کیلئے ضرورت ہے تنخواہ شروع میں ماہانہ تین سے لیکر پانچ پونڈ تک دیجاویگی۔ کرایہ کے لئے ریل وجہاز کا روپیہ مشن سے لیگا اور سر اسٹیشن پر مکان رہائش کیواسطے مشن کا ہوویگا۔ تمام عرضیاں معہ نقول سرٹیفکیٹ ذیل کے نام سے آنی چاہئیں پتہ یہ ہے۔

المشتھر۔ پادری ارلور صاحب ایجنٹ ویسلین مشن مقام کلکتہ۔ صدر اسٹریٹ

رسید زر

بابو ایوب ۱۹۱۱ء ۴ پادری پی ایم زنکر ۱۹۱۱ء ۸ مسٹر آر ڈی رابرٹ ۱۹۱۱ء ۴ پادری گنپت لعل ۱۹۱۱ء ۴ پادری منا لال ۱۹۱۱ء ۴ مسٹر غلام مسیح ۱۹۱۱ء ۴ ڈاکٹر ایم۔ بی عطارو ۱۹۱۱ء ۴ پادری اے آرمسٹرانگ ۱۹۱۱ء ۴ ڈاکٹر ایرنگ۔ واسطے کانیٹمار ۱۹۱۱ء ۸ ڈاکٹر آر جے سالومن ۱۹۱۱ء ۴ مسز اے ولیمس ۱۹۱۱ء ۸ پادری ایل بی نگ ۱۹۱۱ء ۴ پادری ایم۔ ای وگرم ۱۹۱۱ء ۴ بابو روڈا مل ۱۹۱۱ء ۴ پادری اے ایچ۔ ۱۰ مرن ۳ کاپی ۱۹۱۱ء ۷ پادری ڈکنسن پرائس ۱۹۱۱ء ۴ سکریری سی ایم ایس اب ۱۹۱۱ء ۴

گلدستۂ اخبار

لارڈ منٹو نے ہندوستان کی نسبت ایک سپیچ میں کہا کہ جو خطرہ ہندوستان کو پہلے شمال مغرب کی طرف سے تھا وہ خطرہ اب نہیں رہا ہے۔ کیونکہ روس اور انگلستان کے درمیان صلح کا عہد پیماں ہوگیا ہے۔ پس اب خطرہ شمال مشرق کی طرف سے زیادہ ہے کیونکہ تبت اور چین نے اپنا پورا دخل کر لیا ہے۔

جنوبی افریقہ سے ایک جہاز میں ۲۳۱ جانور شاہ جارج پنجم کے لئے بھیجے گئے ہیں جو کہ شاہی باغیچوں میں پالے جاوینگے۔

گذشتہ ہفتہ میں ویسرائے نے راجہ سر نام سنگھ سے ملاقات کی تھی۔

ہندوستان کا سب سے بڑا لوہے کا کارخانہ جو ٹاٹا اور اوراین ٹیلوکس کے نام سے مشہور ہوگا شروع ۱۹۱۲ء میں کھولا جاویگا۔

پریذیڈنٹ ٹافٹ کو دنیا کے سب حصوں سے مبارکبادی کی تاریں آرہی ہیں۔ کہ انہوں نے دنیا کی صلح کا انتظام پیش کیا ہے۔

انگلستان میں یورپین اور انگلو انڈین لوگوں کی طرف سے از حد کوشش ہو رہی ہے کہ پونے چار لاکھ روپے جمع کئے جاویں۔ تاکہ ان لوگوں کو زیادہ تعلیم دیجاوے۔

مسٹر گریس لوتھانے قائمقام ریوٹر سے تفصیل اس اقرار نامہ کی بیان کی جو ایشیائی مصیبت کے طے کرنے کا باعث ہوا ہے اور کہا کہ وہ اس سے بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے اُمید ظاہر کی کہ ہندوستانی گورنمنٹ کی مدد کریں کہ آیندہ وقت نہ پیدا ہو۔ انہوں نے یقین دلایا کہ گورنمنٹ کو کوئی مخاصمت نہیں ہے اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہی لوگ آسکیں گے۔ جنکے داخلہ کا اقرارنامہ میں وعدہ ہے۔ اُنہوں نے امید ظاہر کی کہ اہل سلطنت مقیم افریقہ اور ہندوستان وہ عظیم دشواری محسوس کرسکیں گے۔ جو مسٹر سمتھ کو ان رعایات کے حصول میں ہوئی ہیں۔

رنگون گزٹ میں ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ ایک گورکھا جو اپنے ہاتھی کو نہلا کر چراگاہ کی طرف لیجا رہا تھا۔ اس پر ایک شیر نے حملہ کیا۔ مہوت مذکور نے فوراً اس پر لاہ سے ضرب لگائی اور امداد کے لئے چلایا۔ شیر اُس کو پھاڑنا چاہتا تھا۔ کہ مہوت نے پھر چیخ ماری اور مہوت کی چیخ کی آواز سنکر ہاتھی فوراً موقعہ واردات پر پہونچگیا۔ اور شیر پر ایک پہاڑ کی طرح گر پڑا اور اپنے اگلے پاؤں سے ایسی ٹھوکریں شیر کے ماریں کہ اُس کے منہ سے خون جاری ہوگیا اور اُس کو بھاگ جانا پڑا۔

مدراس کے سوشل کانفرنس نے ایک رزیلیوشن ذاتوں کے اختلاف کے توہمات کو گھٹانے کی بابت پاس کیا تھا۔ اس کے متعلق وکٹوریہ حال میں بڑی ضیافت قرار پائی جسمیں مختلف ذاتوں و مذہبوں کے ۵۰۰ شخصوں نے ایک جگہ بیٹھکر کھانا کھایا ہم نے نہایت خوشی سے معلوم کیا کہ گورنمنٹ مدراس نے بیوہ عورتوں کی تعلیمی حالت کی درستگی کے لئے ۹۳ وظائف ماہوار للعہ ماہوار سے لیکر عہ ماہوار تک منظور کئے ہیں جو ان ہندو یا مسلمان بیواؤں کو دیئے جاوینگے۔ جو سرکاری سکولوں میں تعلیم پائیں گی۔ گورنمنٹ مدراس کا یہ کام نہ صرف قابل تعریف ہے۔ بلکہ دوسری گورنمنٹوں کے قابل تقلید ہی*

۲- بڑے حروف والی جلد کپڑا عہ/ +
۳- چھوٹے حروف اور پتلی جلد ۸/ +

۱- بیداری کی گیتیں رومن اُردو ا/ +
۲- بھجن و غزلیں فارسی اُردو- ا/ +
۳- ایضاً گورمکھی ا/ +
۴- غذائے رُوح (صفدر علی) ۸/ +

صحت کی ہدائیت

۱- ہدایت تیمارداراں
یہہ کتاب رومن اُردو میں شایع ہوئی ہی جو اس ملک کے تمام ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک ہو رہی ہی- یہہ کتاب ہرایک گھرانے کے لئے ایک عمدہ ہدایت نامہ ہی جو مطالعہ سے ظاہر ہوگا قیمت صرف عہ

۲- تاریخ طاعون- اُردو
یہہ نہایت مفید کتاب ہی- یہہ مرض جو فی ماہ ۶۰۰۰ آدمیوں کو ہلاک کرڈالتا ہی ایک مہلک وبا ہی- اس کتاب میں نصیحت ہی کہ اس سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے- قیمت صرف- ۶ پائی +

۳- دائی گری
من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو عہ
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی- ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے
۴- اصلاح حفظان صحت ا/ +

گھر کے واسطے لائیبریری

تواریخ بائیبل
مسیح کی تعلیم
حیات مسیح
یسوع مسیح کی موت
مسیح دین اور اخلاق
پاسٹر شی
مسیح کا نمونہ
عزت بے مثال
تلاش حق
جاپان کے حالات
یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای- ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی- ایل- ایس بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ صد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق -

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۰ کا فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے - پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں - اور اُن کیساتھ انڈین ہیلپ رنگ ریویواشین کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائیبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے - یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں - کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کر رہے ہیں - پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہیے - کیونکہ یہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو - سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاویگی وی - پی کے ذریعہ سے +

قوت کی گولیاں

دن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر بیسن کی تیار کردہ (قوت کی گولیاں) ۳۲ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہورہی ہیں - طاقت دینے والی مشہور دوائیں نا مشہور ہیں سنکنیا و اشادو کر یہ گولیاں بنی ہیں - عمر رسیدہ رنگ اور خوبصورت طاقت دینے کا دعویٰ رکھتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز میں فائدہ ظہور میں آتا ہو - بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی چہرہ پر رونق اور جوانی مرجھائی ضعیفی کی حالت گزرگئے ہوئے عمر میں دوبارہ جوش لاتی ہو قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی دو روپے کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر ہو

امتحانا نمونہ کی گولیاں بلا قیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلا قیمت انکی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بیرنگ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خواندہ اور رسید کے نام و پتہ صاف طور پر لکھنے پتہ لکھنے میں مقام و ڈاکخانہ ضرور لکھئے

المشتھر :- ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ وتارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

شرح :- خرچ خوراک سعہ فیس جماعت فی ماہ صر اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ یا زدہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا - کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رنگسازی و نول وکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت کرسی للعہ سو ماعہ کرو نول مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ ورنیکی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو - اور بچے بھی جگہ دے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں اب برس میں اس فنڈ نے ۰ ۸ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہو اور نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) منیجنگ ڈائریکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب سعہ " عہ
غیر ممالک سے " " عہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	[illegible]
نصف کالم	ہے	[illegible]	عسہ
پورا کالم	[illegible]	عسہ	للعہ
پورا صفحہ	[illegible]	سہ	ما

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا -

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +